صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی عظمت وشان

:مسجدِ حرام مکۃ المکرّمۃ کے خطبہ جمعہ کا مکمل ترجمہ، بعنوان

قرآن وحدیث کی نظر میں

امامِ حرم ڈاکٹر اسامہ بن عبداللہ الخیاط حفظہ اللہ

مؤرخہ: ۲ جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ بمطابق: ۱۲ اپریل ۲۰۱۳م

ترجمہ: شعیب مدنی، مراجعہ: حافظ حماد چاؤلہ

فضیلۃ الشیخ اسامہ بن عبداللہ خیاط حفظہ اللہ نے جمعہ کا خطبہ اس عنوان پر دیا

"کتاب وسنت میں صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کا مقام"

اس میں انہوں نے کتاب وسنت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ذکر کیے۔اور اہل علم کا درجِ ذیل امور پر اتفاق واجماع ذکر کیا کہ:

صحابہ کرام سے محبت کرنا اور اُن کا ظاہری وباطنی طور پر عملًا احترام کرنا، صحابہ سے بغض وعداوت رکھنے والوں سے نفرت وعداوت رکھنا، صحابہ کے باہمی ظاہری اختلافات میں خاموشی اختیار کرنا اور ہر قسم کی منفی رائی دہی سے اجتناب کرنا، اور یہ عقیدہ رکھنا کہ تمام صحاباء مجتہد ہیں اور اللہ کے یہاں انتہائی معزّز اور اجر وثواب والے ہیں اور اُن کی سیرت وکردار کو زبانی وعملی طور پر "اپنانا" ہر مسلمان پر فرض وواجب ہے۔

پہلا خطبہ

ہر قسم کی حمد وثنا اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے ولیوں کو عزتوں سے نوازا، اور مخلوقات کے دلوں میں ان کی محبت بٹھادی، میں اللہ سبحانہ وتعالی ہی کی تعریف کرتاہوں جو اپنے بندوں پر غالب ہے اور اس کا لشکر بھی بہت مضبوط ہے۔ اور میں یہ گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ ہی اس کی اولاد۔ اور میں یہ بھی گواہی دیتاہوں کہ ہمارے سردار اور نبی محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جو سب سے زیادہ متقی وسخی ہیں، یااللہ! آپ ﷺ پر اور ان کی آل پر اور تمام صحابہ کرام رضي اللہ عنہم اجمعین پر ہمیشہ اور مسلسل رحمتیں اور سلامتی نازل فرما۔

حمد وثنا کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، اور اسی کی عبادت کرو، اور اسی کا شکر ادا کرو، اور اسی کی طرف رجوع کرو۔ اور یاد رہے کہ تمہیں اس کے سامنے کھڑا ہونا ہے تو اس دن کی کامیابی کے لئے تیاری کرو۔

((فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ)) [لقمان: 33].

ترجمہ: (دیکھو) تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز (شیطان) تمہیں دھوکے میں ڈال دے۔

سچے وحقیقی ایمان اور نیک اعمال کے فوائد

اے مسلمانو!

بیشک سچے ایمان اور اُس عمل صالح کے آثار کہ جس میں اللہ کی رضا مطلوب ہو اور نبی علیہ السلام کی سنت کی پیروی ہو بے حد بلند اور عزت والے ہوتے ہیں ۔اور ایمان کا میٹھا پھل اور اچھا درخت وہ ہے جو اللہ تعالی اہلِ ایمان کے لئے لوگوں کے دلوں میں بہت زیادہ اور سچی محبت کی صورت میں بٹھا دیتا ہے۔

.[96 :اِنّ الذِیّنَ آمَنُواوَ عَمِلُوا الصّالحاتِ سَیَجعَلُ لَھُمُ الرّحمٰنُ وُدًّا))[مریم))

۔ ترجمہ: بیشک جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے شائستہ و نیک اعمال کیے اُن کے لئے اللہ رحمٰن محبت پیدا کر دے گا

!اللہ کے بندو

اس محبت کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ اللہ تعالی کی محبت کی نشانی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے:

عن أبي هريرة -رضي الله عنه- أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم- قال: ((إن الله إذا أحبّ عبداً دعا جبريل فقال: إني أحبّ فلاناً فأحِبّه))، قال: ((فيُحبُّه جبريل، ثم يُنادي في السماء فيقول: إن الله يحبّ فلاناً فأحِبّوه، فيُحبُّه أهلُ السماء، ثم يُوضعُ له القبولُ في الأرض، وإذا أبغض عبداً دعا جبريل فيقول: إني أُبغض فلاناً فأبغِضه، فيُبغِضُه جبريل، ثم يُنادِي في أهل السماء: إن الله يُبغِض فلاناً فأبغِضوه))، قال: ((فيُبغِضُونه، ثم يُوضَع له البغضاء في الأرض.

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: یقینا جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے۔اور اس سے یہ فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں آپ بھی اس سے محبت کریں تو وہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر وہ (جبرائیل علیہ السلام) آسمان میں ندا لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالی فلاں شخص

سے محبت کرتا ہے آپ سب بھی اس سے محبت کریں تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر زمین میں بھی اس کی مقبولیت عام کردی جاتی ہے، اور جب اللہ کسی بندے سے نفرت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے۔ اور اس سے یہ فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے نفرت کرتا ہوں آپ بھی اس سے نفرت کریں تو وہ بھی اس سے نفرت کرتے ہیں، پھر وہ (جبرائیل علیہ السلام) آسمان میں ندا لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالی فلاں شخص سے نفرت کرتا ہے آپ سب بھی اس سے نفرت کریں تو آسمان والے بھی اس سے نفرت کرتے ہیں، پھر زمین میں بھی اس کی نفرت عام کردی جاتی ہے۔

جلیل القدر تابعی زید بن اسلم عدوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"من اتّقی اللہَ اُحبّہ الناسُ ولو کرِھوا". کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اگرچہ انہیں (بعض لوگوں کو) ناپسند ہی کیوں نہ ہو۔

اس کا مطلب یہ ہے: تمام لوگ اس سے محبت کرتے ہیں، اس کی تعریف کرتے ہیں، اس کی مدح کرتے ہیں، اگرچہ بعض لوگ اس سے نفرت بھی کرنا چاہیں تو نہیں کرسکیں گے۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں، یہ تو ایمان اور تقوی کا نتیجہ ہے جس کی بدولت اہلِ ایمان کو اللہ تعالی نے اپنی ولایت کی خوشخبری دی، اور یہ بھی خبر دی کہ قیامت کے دن انہیں نہ تو کسی قسم کا کوئی خوف ہوگا، اور نہ ہی انہیں اس پر کوئی غم ہوگا جو وہ دنیا میں چھوڑ کر جانے والے ہیں۔

((اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ (62) الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ)) [یونس: 62، 63].

ترجمہ: یاد رکھو کے اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگیں ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (برائیوں سے) پرہیز رکھتے ہیں۔

اسی طرح اللہ کے پاس ان کا اتنا باعزت مقام بن چکا ہوتا ہے کہ جو اُن سے دشمنی کرے گا اللہ تعالی نے اُس سے جنگ کا اعلان کیا ہے، جیسا کہ بخاری میں ہے:

عن أبي هريرة -رضي الله عنه- أنه قال: قال رسولُ الله -صلى الله عليه وسلم-: «إن الله تعالى قال: من عادَى لي وليًّا فقد آذنتُه بالحربِ..» الحديث.

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کا فرمان ہے: جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔

یعنی میں اس کے ساتھ وہ سلوک کروں گا جو دورانِ جنگ دشمن سے کیا جاتا ہے۔اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو بھی یہ دشمنی کرے گا وہ اللہ کی طرف سے ہلاکت کا مستحق ہوگا۔اور اہلِ علم کے قول کے مطابق اس میں بہت سخت تنبیہ وڈراوا ہے؛ کیونکہ جس سے اللہ جنگ کرے وہ تو ہلاک ہو کر ہی رہے گا۔اور جب دشمنی کے معاملے میں یہ بات ثابت ہوگئی تو دوستی (ولایت) کے بارے میں بھی یہ بات ثابت ہوگئی کہ جو شخص اللہ کے ولی سے دوستی کرے گا اللہ اسے بھی عزت دے گا۔

صحابہ کرام کی محبت اور احترام ہر شخص پر واجب ہے

اللہ کے بندو!

اور سب سے عظمت والے لوگ وہ ہیں جن کی محبت اور دوستی رکھنا بھی واجب ہے اور ان کی دشمنی سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے وہ اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ ہیں جنہیں اللہ نے اپنے نبی علیہ السلام کی صحبت کے لئے چُنا ہے، اور انہیں

(لوگوں تک) دین منتقل کرنے اور قرآنِ مجید کی ذمہ داری نبھانے یہ توفیق عطا فرمائی، اور ان سے راضی ہو گیا اور ان کی تعریفیں کیں اور پاکیزگی بیان کی۔

شانِ صحابہ کے بارے میں قرآنی آیات

اللہ رب العزت نے فرمایا:

((وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)) [التوبۃ: 100].

ترجمہ: اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

((مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا...)) الآیۃ [الفتح: 29]،

ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں، تو انہیں دیکھے گا رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں۔

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

((لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا))[الفتح:
18]

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔

اور فرمانِ الٰہی ہے:

((لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنَىٰ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ))[الحدید: 10].

ترجمہ: تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور قتال کیا ہے وہ (دوسروں کے) برابر نہیں بلکہ ان کے بہت بڑے درجے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے، ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔

عظمتِ صحابہ کے بارے میں آحادیثِ نبویۃ

نبی مکرّم علیہ السلام نے اپنے کسی بھی صحابی کو گالی دینے، بُرا کہنے و سمجھنے سے سخت منع فرمایا ہے، اور یہ بھی فرمایا کہ کوئی بھی مسلمان اپنا سارا مال خرچ کرکے بھی میرے (رسول اکرم ﷺ کے) کسی بھی ادنی سے صحابی کے رتبہ اور فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا، حدیث یہ ہے:

"لا تسبُّوا أصحابي؛ فلو أن أحدَكم أنفقَ مثلَ أُحدٍ ذهبًا ما بلغَ مُدَّ أحدهم ولا نصيفَه»؛ أخرجه الشيخان في "صحيحيهما».

ترجمہ: میرے صحابہ کو گالی یا بُرا نہ کہنا، (جان لو کہ) تم میں سے کوئی بھی اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی (صدقہ و خیرات میں) خرچ کرلے تو وہ اُن (صحابہ) میں سے کسی بھی ایک کے مکمل یا آدھے مُد (آدھا کلو یا ایک پاؤ اناج کے خرچ کرنے کی فضیلت و مقام) تک بھی نہیں پہنچ سکتا (بخاری و مسلم)۔

دوسری حدیث میں ہے:

وفي "الصحيحين" أيضًا من حديث عمران بن حُصين - رضِيَ الله عنه - أن رسولَ الله - صلى الله عليه وسلم - قال: «خيرُ الناس قرني، ثم الذين يلونَهم، ثم الذين يلونَهم». قال عمران: فلا أدري أذَكر بعد قرنِه قرنَيْن أم ثلاثة.

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہیں۔

اور بخاری و مسلم کی ایک حدیث میں ان کی فضیلت اس طرح بیان ہوئی ہے:

وأخرج الشيخان عن أبي سعيد الخُدري - رضي الله عنه - أنه قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: «يأتي على الناس زمانٌ فيغزُو فِئَامٌ من الناس، فيقولون: هل فيكم من صاحبَ رسولَ الله - صلى الله عليه وسلم -؟ فيقولون: نعم، فيُفتحُ لهم. ثم يأتي على الناس زمانٌ فيغزُو فِئَامٌ من الناس، فيقال: هل فيكم من صاحبَ أصحابَ رسول الله - صلى الله عليه وسلم -؟ فيقولون: نعم، فيُفتحُ لهم. ثم يأتي على الناس زمانٌ فيغزُو فِئَامٌ من الناس، فيقال: هل فيكم من صاحبَ من صاحبَ أصحابَ رسول الله - صلى الله عليه وسلم -؟ فيقولون: نعم، فيُفتحَ لهم».

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کچھ لوگ جنگ کریں گے اور پوچھیں گے: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جسے اللہ کے رسول ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی ہو؟ (یعنی کوئی صحابی رسول ﷺ ہے؟) وہ کہیں گے: جی، تو انہیں فتح نصیب ہوگی۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کچھ لوگ جنگ کریں گے اور یہ پوچھا جائے گا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جسے اللہ کے رسول ﷺ کے کسی صحابی کی صحبت نصیب ہوئی ہو؟ (یعنی کوئی تابعی ہے؟) وہ کہیں گے: جی، تو اُنہیں بھی فتح نصیب ہوگی۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کچھ لوگ جنگ کریں گے اور پوچھیں گے: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جسے اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی کی صحبت پانے والے کی صحبت نصیب ہوئی ہو؟ (یعنی کوئی تبع تابعی ہے؟) وہ کہیں گے: جی، تو ان کے ہاتھ پر بھی فتح ہوگی۔

(یعنی جنگ میں صحاباء، تابعین واتباعِ تابعین میں سے کسی کی بھی موجودگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت کے نزول اور لوگوں کی فتح کا سبب ہوگا، اور تاریخ شاہد ہے ایسا ہی ہوا اسلام کے شروع کے تین سو سال کہ جو صحاباء، تابعین واتباعِ تابعین کے زمانے تھے اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا)

اور پیارے نبی علیہ السلام نے یہ بات بھی بیان فرمادی کہ انصار سے محبت کرنا سچے ایمان کی نشانی ہے، اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔ اس بارے میں صحیح بخاری ومسلم میں نبی علیہ السلام کا فرمان ہے۔

"آية الإيمان حبُّ الأنصار، وآية النفاق بُغضُ الأنصار»؛ أخرجه الشيخان في "صحيحيهما».

ترجمہ: انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے، اور انصار سے بغض رکھنا منافق کی علامت ہے۔

سلف صالحین کا صحابہ کرام کے بارے میں مؤقف

اور انہی صحیح اور صریح (واضح) نصوص کی بنیاد پر ہی اہلِ حق نے سب سے افضل ترین شخصیات صحابہ کرام کے بارے میں اپنا موقف بیان کیا ہے۔

اسی ضمن میں امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ونحبُّ أصحابَ رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، ولا نُفرِطُ في حبّ أحد منهم، ولا نتبرّأُ من أحد منهم، ونُبغِضُ من يُبغِضُهم وبغير الحقّ يذكُرهم، ولا نذكُرهم إلا بخيرٍ، وحُبُّهم دينٌ وإيمانٌ وإحسانٌ، وبُغضُهم كفرٌ ونفاقٌ وطُغيان".

ترجمہ: اور ہم اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ سے محبت کرتے ہیں، اور ان میں سے کسی کی محبت میں بھی غلو نہیں کرتے، اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک سے براءت کرتے (اور نہ ہی کسی پر تبرّاء کرتے) ہیں، اور ہر اس شخص سے بغض رکھتے ہیں جو ان (صحابہ) سے بغض رکھتا ہے اور جو ان کی برائی کرتا ہے۔ اور ہم ہمیشہ اُن کا ذکر فقط اچھائی، خیر و بھلائی ہی کے ساتھ کرتے ہیں، اُن (صحابہ) سے محبت کرنا دین، ایمان اور احسان ہے، اور ان سے بغض رکھنا کفر، نفاق اور سرکشی ہے۔

صحابہ کرام فخر واعزاز کے مستحق ہیں

!اللہ کے بندو

ان (صحابہ) کی محبت دین، ایمان اور احسان کا مجموعہ ہے؛ کیونکہ اس میں اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کی تکمیل ہے، اور اس وجہ سے بھی کہ انہوں نے اللہ کے دین کی مدد کی، اور اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ جہاد کیا اور جان، مال اور خون سب کچھ قربان کر دیا۔

اور زمانہ گزرنے کے باوجود بھی امت ان سے بھرپور محبت کرتی ہے، ان کی سیرت کا مستقل اہتمام کرتی ہے تاکہ اس کی خوبصورتی اور جلال کی بہترین صورت، بلندی، شرف، عالی شان مقام اور عمدہ نمونہ نکھر کر سامنے آ سکے۔

صحابہ کے بارے میں ہمیشہ اچھے نظریات رکھنا لازمی ہے

اور جو کچھ ان کے درمیان ہوا اس بارے میں گفتگو سے پرہیز کرنا، اور یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ سب مجتہد ہیں اور اس میں ان کے لئے اجر ہے، اللہ ان سے راضی ہو جائے اور انہیں بھی راضی کر دے، اور اسلام اور اہلِ اسلام کی طرف سے اتنا بہترین بدلہ دے جو وہ اپنے نیک وکار اور متقی بندوں کو دیا کرتا ہے۔

اللہ مجھے اور آپ کو اپنی کتاب کے احکامات اور نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، میں یہ بات کہہ رہا ہوں اور ہم سب سمیت تمام مسلمانوں کے لئے اللہ ذوالجلال والاکرام سے ہر گناہ کی مغفرت مانگتا ہوں۔

دوسرا خطبہ

بیشک ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد اور مغفرت مانگتے ہیں، اور ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور برے اعمال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں ۔

یااللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر رحمتیں اور سلامتیاں نازل فرما۔

صحابہ کی عظمت اور بُلند سیرت و کردار کے بارے میں سلف صالحین کے اقوال

حمد و ثنا کے بعد :

اللہ کے بندو!

جلیل القدر صحابی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے :

"من كان منكم مُستنًّا فليستنّ بمن قد مات؛ فإنّ الحيّ لا تُؤمَن عليه الفتنة، أُولئك أصحابُ محمد - صلى الله عليه وسلم -، كانوا أفضل هذه الأمة، وأبرّها قلوبًا، وأعمقها علمًا، وأقلّها تكلُّفًا، قومٌ اختارهم الله لصحبة نبيّه وإقامة دِينِه، فاعرِفوا لهم فضلَهم، واتّبِعوهم في آثارهم، وتمسّكوا بما استطعتُم من أخلاقِهم ودينهم؛ فإنّهم كانوا على الهُدى المُستقيم".

ترجمہ: آپ لوگوں میں جو شخص بھی کسی طریقے کو اپنانا چاہتا ہے، اسے چاہئے کہ وہ اُن کے طریقے کو اپنائے جو فوت ہو چکا ہے، (یعنی جو اُس وقت فوت شدہ صحابہ تھے) کیونکہ زندہ انسان کی فتنے سے بچنے کی کوئی گارنٹی نہیں، اور وہ لوگ محمد ﷺ کے

صحابہ ہی ہیں (جو اس دنیا سے چلے گئے ہیں اور انہی کی پیروی میں بھلائی ہے)۔ جو اس امت کے افضل ترین لوگ تھے، انتہائی نیک دل، راسخ علم والے، کم سے کم تکلف کرنے والے، وہ ایسے لوگ تھے جنہیں اللہ نے اپنے نبی کی صحبت اور اقامتِ دین کے لئے منتخب فرمایا، توتم سب ان کی فضیلت کو پہچانو، اُن کے نقش قدم پر چلو، اور جتنا ممکن ہو ان کے اخلاق اور دین کو اپناؤ؛ کیونکہ وہ سیدھے راستے پر تھے۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک یہ بھی قول ہے:

"إن اللهَ تعالى نظرَ في قلوبِ العباد، فوجدَ قلبَ محمد - صلى الله عليه وسلم - خيرَ قلوبِ العباد، فاصطفاهُ لنفسِهِ، وابتعثَه برسالتِهِ، ثم نظرَ في قلوبِ العباد بعد قلب محمدٍ - صلى الله عليه وسلم -، فوجدَ قلوبَ أصحابِهِ خيرَ قلوب العباد، فجعلهم وُزراءَ نبيّه، يُقاتِلون على دينِه".

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالی نے بندوں کے دلوں میں دیکھا، تو محمد ﷺ کا دل سب سے بہتر پایا، اسی لئے انہیں اپنے لئے چُن لیا، اور اپنا پیغام دے کر بھیجا، پھر محمد ﷺ کے دل کے بعد بندوں کے دلوں کو دیکھا تو ان کے صحابہ کے دلوں کو سب سے بہترین پایا اس لئے انہیں اپنے نبی کے وزراء بنادیا، جو اس کے دین کی خاطر جہاد کرتے تھے۔

اللہ کے بندو!

اللہ سے ڈریں اور صحابہ کرام کا حق، فضیلت و مرتبہ پہچان لیں، نبی علیہ السلام کے ساتھ ان کا کوئی بھی ایک لمحہ گزارنا بھی انتہائی فضیلت کا باعث ہے، جیسا کہ امامِ مفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا ہے:

لمُقامُ أحدهم ساعة مع النبي صلى الله عليه وسلم خيرٌ من عمل أحدِكم أربعين سنة". وفي رواية: "خيرٌ من عبادةِ أحدِكم عُمرِه".

ترجمہ: کسی بھی صحابی کا نبی علیہ السلام کے ساتھ ایک لمحہ گزارنا تم میں سے کسی شخص کے چالیس دن کے عمل سے بہتر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اُس کی ساری زندگی کی عبادت سے بہتر ہے۔

درود و سلام

ہمیشہ یاد رکھیں!

سب لوگوں کو اللہ تعالی نے خیرِ خلق پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)) [الأحزاب: 56].

ترجمہ: اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر رحمتیں اور سلامتی نازل فرما، اور چاروں خلفاء ابو بکر و عمر و عثمان و علی سے راضی ہو جا۔ اور آل و اصحاب اور تابعین سے بھی راضی ہو جا، اور ان سے بھی راضی ہو جا جو قیامت تک ان کی پیروی کریں گے، اور اے سب سے زیادہ عفو و در گزر کرنے والے! ان کے ساتھ ساتھ اپنی مہربانی، کرم اور بھلائی کے ذریعہ ہم سے بھی راضی ہو جا۔

تمام مسلمانوں کے لئے دعائیں

اے اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ دین کے احکامات کی حفاظت فرما۔ دین کے دشمنوں اور تمام سرکش و فساد کرنے والوں کو نیست و نابود کر دے۔ مسلمانوں کے دلوں میں الفت پیدا فرما۔ انکی صفوں میں اتحاد پیدا فرما۔ انکے قائدین کی اصلاح فرمادے۔ اور انہیں حق بات پر متفق فرمادے۔

یا اللہ! اپنے دین اور کتاب کی حفاظت فرما اور اپنے نبی محمد ﷺ کی سنت کی حفاظت فرما۔ اور اپنے سچے مومن مجاہدین بندوں کی مدد فرما۔

حکمرانوں کی اصلاح کے لئے دعائیں

یا اللہ! ہمارے وطنوں میں ہماری حفاظت فرما، اور ہمارے ائمہ اور امیر المومنین کی اصلاح فرما اور حق کے ذریعہ ان کی مدد فرما۔ انہیں نیک رفقاء کی صحبت عطا فرما۔ اے دعا کو بخوبی سننے والے! انہیں ہر اس قول و عمل کی توفیق دے جس سے تو خوش اور راضی ہوتا ہے۔

یا اللہ! اے وہ ذات جس کی طرف قیامت کے دن لوٹ کر جانا ہے! ہمارے امیر اور ان کے وزیر اور ان کے بھائیوں (عہدے داران) کو ان کاموں کی توفیق دے جن میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے بھلائی ہو، اور جن (کاموں) میں تمام لوگوں اور شہروں کی بھلائی ہو۔

یا اللہ! ہمارے تمام معاملات کا انجام بہتر فرما، اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

یااللہ ! ہم تیری نعمتوں کے ختم ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں، اور تیری عافیت کے پلٹ جانے سے، اور اچانک تیری سزا سے، اور تیرے غصہ سے بھی (تیری پناہ مانگتے ہیں)۔

یااللہ ! ہمارے دین کی اصلاح فرما جو ہمارے معاملات میں عصمت (گناہوں سے بچنے) کا باعث ہے۔ اور ہماری دنیا کو بھی سنوار دے جو ہمارے لئے ذریعہء معاش ہے۔ اور ہماری آخرت بھی بہتر فرما جس میں ہمارا انجام ہے۔ اور ہماری زندگی کو زیادہ سے زیادہ نیکیاں سمیٹنے کا ذریعہ بنادے، اور موت کو ہر برائی سے راحت کا ذریعہ بنادے۔

یااللہ ! ہم تجھ سے بھلائی کے کام کرنے، برائیوں کو چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت کرنے کی توفیق مانگتے ہیں۔ اور بخشش اور رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور اگر کسی قوم کو عذاب دینے کا ارادہ ہو تو ہمیں آزمائش میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی اپنے پاس بلا لینا۔

دشمنانِ اسلام پر بددعائیں

یااللہ ! اے تمام جہانوں کے رب ! جس طرح تو چاہے ہمارے لئے اپنے اور ہمارے دشمنوں کے مقابلے میں کافی ہو جا۔ یااللہ ! یارب العالمین ! جس طرح تو چاہے ہمارے لئے اپنے اور ہمارے دشمنوں کے مقابلے میں کافی ہو جا۔ یا اللہ ! ہم تجھے ہی ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ یا اللہ ! ہم تجھے ہی ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ یا اللہ ! ہم تجھے ہی ان (دشمنوں) کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

یااللہ ! اے تمام جہانوں کے رب ! سوریا کے مسلمانوں کی حفاظت فرما، برما میں انکی حفاظت فرما، فلسطین میں ان کی حفاظت فرما، یااللہ ! ان کی تائید فرما، اے عزت و عظمت والی ذات ! اپنے کرم سے تو ہی ان کا حامی ہو جا۔ یااللہ ! اے تمام جہانوں کے رب ! ان کی بگڑے ہوئے معاملات کو سنوار دے، کمزوروں پر رحم فرما، ان کے شدتِ بھوک سے نڈھال لوگوں کو کھانا عطا فرما، جو کپڑوں کے محتاج ہیں انہیں کپڑے عطا فرما، انکے مقتولین کو شہادت کا درجہ عطا فرما، ان کے زخمیوں کو شفا عطا فرما۔

یااللہ ! اے تمام جہانوں کے رب ! ہر جگہ مسلمانوں کے گھروں اور وطنوں میں انکی حفاظت فرما، انہیں فتنوں کے شر سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! اے تمام جہانوں کے رب ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو ظاہری و باطنی فتنے سے محفوظ فرما لے۔

((رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ)) [آل عمران: 8]

ترجمہ: اے ہمارے رب ! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، یقیناً تو ہی بڑی عطا دینے والا ہے۔

((رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ)) [الأعراف: 23]

ترجمہ: دونوں نے کہا اے ہمارے رب ! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) [البقرة: 201].

ترجمہ: اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور عذاب جہنم سے نجات دے۔

اور اللہ اپنے بندے اور رسول ہمارے نبی محمد ﷺ اور انکی آل اور تمام صحابہ پر رحمتیں اور سلامتی بھیجے، اور ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔